121076 - بیوی سے ظہار کیا اور کفارہ ادا کیے بغیر جماع بھی کر لیا اور اولاد بھی ہے اب کیا کرے ؟

سوال

میں نے اپنی بیوی سے کہا تم مجھ پر میری ماں کی طرح حرام ہو، اور اس کے بعد میں نے جماع بھی کیا اور اولاد بھی پیدا ہوئی، لیکن میں نے ظہار کا کفارہ ادا نہیں کیا، نہ تو میرے پاس مال ہے اور نہ ہی میں دو ماہ کے روزے رکھ سکتا ہوں، میں اللہ کے ہاں توبہ و استغفار کر چکا ہوں، مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

سوال میں وارد لفظ حرام کردہ ظہار کے
الفاظ میں سے ہے اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنی کتاب عزیز قرآن مجید میں بیان کیا ہے
کہ یہ نامعقول اور جھوٹی بات ہے، اس لیے کسی بھی مسلمان شخص کے لیے ایسا کہنا جائز
نہیں، اور نہ ہی اس کی بیوی اس کی ماں ہے، اور نہ ہی ماں کی طرح، اس لیے اسکی بیوی
اس کے لیے حلال ہے، اور اس کی ماں اس پر حرام ہے .

خاوند کا اپنی بیوی کو اپنے لیے اپنی
ماں کی طرح حرام کا قول کہنے والے پر کفارہ مغلظہ ہے، اور وہ ایک مسلمان غلام آزاد
کرنا، اور اگر یہ نہ پائے تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے، اور اگر اس کی بھی استطاعت
نہ رکھے تو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے .

اس منکر قول کے کہنے کے بعد اس کے
لیے بیوی سے اس وقت تک جماع حلال نہیں جب تک کہ وہ کفارہ ادا کر لے یعنی یا تو غلام
آزاد کرے یا پھر روزے رکھے یا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، اور اگر اس سے
قبل جماع کر لیا تو وہ گنہگار ہوگا اور کفارہ ادا کرنے تک اسے جماع سے رکنا لازم ہے .

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

**{تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے
ظہار کرتے ہیں (یعنی انہیں ماں کہہ بیٹھتے ہیں) وہ دراصل ان کی مائیں نہیں بن
جاتیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے ہیں، یقیناً یہ لوگ ایک**

نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں، بیشک اللہ تعالی معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے
}.

.{جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں
پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کر لیں تو ان کے ذمہ آپس میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے
سے قبل ایک غلام آزاد کرنا ہے، اس کے ذریعہ سے تم نصیحت کیے جاتے ہو اور اللہ تعالی
تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے}.

.{ہاں جو شخص نہ پائے اس کے ذمہ دو
مہینوں کے لگا تار روزے ہیں اس سے پہلے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں اور جس شخص کو
یہ طاقت بھی نہ ہو اس پر ساٹھ مسکینوں کا کھانا کھلانا ہے، یہ اس لیے کہ تم اللہ کی
اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو، یہ اللہ تعالی کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور کفار
ہی کے لیے دردناک عذاب ہے}.المجادلۃ (2–4).

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ظہار حرام ہے، ایسا کرنا جائز
نہیں؛ کیونکہ جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے بتایا ہے یہ "نامعقول اور جھوٹی بات
ہے" اور یہ دونوں حرام ہیں، اس کے منکر اور جھوٹا ہونے میں فرق یہ ہے کہ : قول : "
تم مجھ پر میری ماں کی پیٹھ جیسی ہو" یہ اس کی خبر کو متضمن ہے اور اس کی حرمت کو
پیدا کر رہی ہے، چنانچہ یہ اپنے ضمن میں خبر اور انشاء لیے ہوئے ہے، چنانچہ یہ خبر
جھوٹی ہے اور منکر انشا ہے؛ کیونکہ جھوٹ باطل ہے بخلاف ثابت شدہ حق کے، اور منکر
معروف کے خلاف ہے.

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے
فرمان کے آخر میں یہ فرمایا ہے :

.{اور یقیناً اللہ سبحانہ و تعالی
معاف کرنے اور بخشنے والا ہے}.المجادلۃ (2).

اس میں یہ یہ محسوس کرایا گیا ہے کہ
اگر اللہ سبحانہ و تعالی کی بخشش اور معافی نہ ہوتی تو اس کے گناہ کے بدلے اللہ کی
پکڑ آ جاتی.

دیکھیں : زاد المعاد فی ھدي الخير
العباد (326/5).

دوم :

علماء کرام کا صحیح قول یہی ہے کہ جس
نے بھی کفارہ ادا کرنے سے قبل جماع کیا تو اس کا کفارہ ساقط نہیں ہوگا اور نہ ہی
ڈبل ہوگا، بلکہ اس پر وہی پہلا کفارہ ادا کرنا لازم ہے اور اس کے ساتھ توبہ بھی
ضروری وواجب ہے، اور فوری طور پر جماع سے رک جائے حتی کہ کفارہ ادا کرے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"کفارہ ادا کرنے سے قبل جماع کرنے
سے کفارہ ساقط نہیں ہوگا، اور نہ ہی ڈبل ہوتا ہے، بلکہ وہ کفارہ اسی طرح ایک کفارہ
ہی ہوگا، جیسا کہ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم دلالت کرتا ہے جو اوپر
بیان کیا جا چکا ہے.

صلت بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے دس
فقہاء سے ظہار کرنے کے بعد کفارہ ادا کرنے سے قبل جماع کرنے والے کے متعلق دریافت
کیا تو انہوں نے کہا اس پر ایک کفارہ ہی ہے.

انہوں کہا : اور وہ فقہاء حسن، اور
ابن سیرین اور مسروق، بکر، قتادہ، عطاء، طاؤوس، مجاہد اور عکرمہ اور میرے خیال میں
دسویں نافع ہیں، اور آئمہ اربعہ کا بھی یہی قول ہے"

دیکھیں : زاد المعاد (243/5).

سوم :

ہمارے سائل بھائی آپ سے کفارہ ساقط
نہیں ہوگا الا یہ کہ آپ نہ تو غلام آزاد کرنے کی استطاعت رکھتے ہوں، اور روزے رکھنے
سے بھی عاجز ہوں اور اسی طرح کھانا کھلانے سے بھی عاجز ہوں.

اصل میں اس مسئلہ میں اختلاف پایا
جاتا ہے، کچھ تو عاجز ہونے کی صورت میں کفارہ کے سقوط کے قائل ہیں، اور کچھ کی رائے

ہے کہ وہ اس کے ذمہ باقی رہے گا، اور راجح یہی ہے کہ مکمل عاجز ہونے کی صورت میں
ساقط ہو جائیگا.

شیخ محمد صالح العثیمین رحمہ اللہ
کہتے ہیں :

"راجح قول یہی ہے کہ یہ کفارہ ساقط
ہو جائیگا، اور باقی سب کفارات میں بھی ہم ایسے ہی کہیں گے کہ : جب وہ کفارہ کی
ادائیگی پر واجب ہونے کے وقت قادر نہ ہو تو وہ کفارہ اس سے ساقط ہو جائیگا، یا تو
رمضان میں وطئ کرنے کے کفارہ پر قیاس کرتے ہوئے، اور یا پھر اس کے اللہ کے عمومی
فرمان میں داخل ہونے کی بنا پر.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

**{اللہ کا تقوی اسی قدر اختیار کرو
جس قدر تم میں استطاعت ہے}** التغابن (16).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی
ہے :

**{اللہ تعالی کسی بھی جان کو اس کی
استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا}** الطلاق (7)

اور اس طرح کی دوسری آیات، اس بنا پر
حیض کی حالت میں وطئ کرنے کا کفارہ جب ہم کہیں کہ حیض کی حالت میں وطئ کرنے سے
کفارہ واجب ہوتا ہے ساقط ہو جائیگا.

اور اگر وہ احرام کی حالت میں بیماری
کی بنا پر اذیت کا فدیہ نہ پائے اور نہ ہی روزے رکھنے کی استطاعت ہو تو ساقط ہو
جائیگا، اس مسئلہ میں ہم جس سے استدلال کیا ہے اس بنا پر باقی سب کفارات بھی، اور
عام اصولی قاعدہ کی بنا پر جس پر سب فقھاء متفق ہیں وہ قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ :

"عاجز ہونے کی صورت میں واجب نہیں
ہے"

دیکھیں : الشرح الممتع علی زاد
المستقنع (418/6).

اور آپ کا حال تو اللہ ہی جانتا ہے،
اس لیے آپ پر واجب ہے کہ آپ اللہ کا ڈر اور تقوی اختیار کریں، اور آپ کے علم میں ہونا
چاہیے کہ روزے رکھنے کی استطاعت ہوتے ہوئے یا پھر روزے رکھنے سے عاجز ہونے کی صورت
میں کھانا کھلانے کی استطاعت رکھتے ہوئے بیوی سے جماع کرنا حرام ہے، یہ گناہ کا
باعث ہے، اور اگر آپ بیماری یا پھر عمر زیادہ ہونے یا پھر بہت شدید مشقت ہونے کی
بنا پر روزے رکھنے سے عاجز ہوں تو پھر آپ معذور ہیں، لیکن کیا آپ اس سے بھی عاجز
ہیں کہ روزانہ ایک مسکین کو ایک وقت کا کھانا کھلا دیں، یعنی دوپہر یا پھر رات کا
کھانا ؟ !

لوگوں کی عام حالت سے ہمیں تو یہی
معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس سے عاجز نہیں، اس لیے اگر آپ روزانہ ایک مسکین کو کھانا
کھلانے کی استطاعت رکھتے ہیں تو ابھی سے شروع کر دیں اور اپنی بیوی کے قریب مت جائیں
حتی کہ آپ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیں، اس کے علاوہ آپ کے لیے حلال نہیں.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ
کہتے ہیں :

" قولہ : ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے
"

کیا ساتھ مسکینوں کو کھانے کا مالک
بنانا ہے یا کہ کھانا کھلانا ہے ؟

ہم کہتے ہیں : قرآن مجید میں اطعام کے
لفظ ہیں اور یہ نہیں فرمایا کہ اعطوا یعنی انہیں دیں، بلکہ یہ فرمایا کہ کھلاؤ تو
اس وقت ہم یہ جانیں گے کہ اس سے ملکیت بنانا مراد نہیں اس بنا پر ہم یہ کہتے ہیں :

ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی دو
صورتیں ہیں :

پہلی صورت :

دوپہر یا رات کا کھانا تیار کیا جائے
اور مسکینوں کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ کھا کر چلے جائیں.

دوسری صورت :

ہر ایک مسکین کو کھانا دیا جائے اور
وہ خود تیار کرے لیکن وہ چیز ہونی چاہیے جو عادتا اور عام طور پر کھائی جاتی ہے، یا
تو ایک مد گندم، یا پھر نصف صاع کوئی اور چیز ہمارے دور میں غلہ ماپا نہیں جاتا،
لیکن اس کا وزن کیا جاتا ہے تو یہ کہا جائیگا :

اس کا اندازہ ہر ایک مسکین کے لیے
ایک کلو چاول اور اس کے ساتھ سالن کے لیے گوشت وغیرہ بھی ہونا چاہیے تا کہ کھایا جا سکے.

اور کیا یہ تعداد مقصود ہے یا کہ
اتنی عدد کھانا کھلانا مقصود ہے ؟

اتنی تعداد مسکینوں کو کھانا کھلانا
مقصود ہے نہ کہ کھانا اتنی عدد میں، دوسرے معنوں میں اس طرح کہ اگر کسی شخص نے ایک ہی شخص کو اتنا غلہ دے دیا جو ساٹھ مسکینوں کے کافی ہے تو یہ کفائت نہیں کریگا.

اور اگر وہ تیس تیس کر کے دوبار کھلائے
تو کافی نہیں؛ کیونکہ تعداد منصوص علیہ ہے، اس لیے اس کی اتباع وپیروی کرنا ضروری ہے، الا یہ کہ اسے صرف تین مسکین ہی ملیں تو پھر ہم کہیں گے ضرورت کی بنا پر اس میں کوئی حرج نہیں.

دیکھیں : الشرح الممتع علی زادا
لمستقنع (13/256–257).

اور اگر آپ اس کی استطاعت نہیں رکھتے
تو آپ سے کفارہ ساقط ہو جائیگا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

**{اللہ تعالی کسی بھی جان کو اس کی
استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا}** البقرۃ (286).

واللہ اعلم.